صورتِ آئینہ استغنا کے جوہر کھل گئے / ایک در، ہم پر ہوا گر بند، تو سو در کھل گئے

مسکرانے میں جو دندانِ پیمبر کھل گئے / صاف گویا عرشِ نورانی کے اختر کھل گئے

مہرِ حیدر جب ہوئی، فردوس کے در کھل گئے / بابِ رحمت ہم پہ مثلِ بابِ خیبر کھل گئے

چرخ سے بہرِ رسولؐ اتری تھی بیشک ذوالفقار / آئی قبضہ میں علیؑ کے جب، تو جوہر کھل گئے

آج کچھ کھلتا نظر آتا ہے، جوبن مہر کا / غالباً، بندِ نقابِ روئے اکبر کھل گئے

کیا بیاں ہو سکتی ہے شہ کی مصیبت اے انیس
جب پڑھے ہم نے مصائب غم کے دفتر کھل گئے